رسالہ نمبر: 31

قضا نمازوں کا طریقہ (حنفی)

فجر | ظہر | عصر | مغرب | عشاء

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت، بانیٔ دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابو بلال

محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

قضا نمازوں کا طریقہ (حنفی)

شیطٰن لاکھ روکے یہ رِسالہ (25 صَفْحات) مکمَّل پڑھ لیجئے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکتیں خود ہی دیکھ لیں گے۔

دُرُود شریف کی فضیلت

دو جہان کے سلطان، سَرورِ ذیشان، مَحبوبِ رَحمٰن صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ مغفِرت نِشان ہے: مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھنا پُل صِراط پر نُور ہے، جو روزِ جُمُعہ مجھ پر 80 بار دُرُودِ پاک پڑھے اُس کے 80 سال کے گُناہ مُعاف ہوجائیں گے۔ (اَلْفِردَوس بمأثور الْخطاب ج۲ ص۴۰۸ حدیث ۳۸۱۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

پارہ 30 سُوْرَۃُ الْمَاعُوْن کی آیت نمبر 4 اور 5 میں ارشاد ہوتا ہے:

فَوَیْلٌ لِّلْمُصَلِّیْنَ ۝۴ الَّذِیْنَ ہُمْ عَنْ صَلَاتِہِمْ سَاہُوْنَ ۝۵

ترجَمۂ کنزالایمان: تو ان نمازیوں کی خرابی ہے جو اپنی نماز سے بھولے بیٹھے ہیں۔

مُفَسّرِ شہیر، حکیمُ الْاُمَّت، حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحمۃُ الحنّان سُوْرَۃُ الْمَاعُوْن کی

آیت نمبر 5 کے تحت فرماتے ہیں: نَماز سے بھولنے کی چند صورتیں ہیں: کبھی نہ پڑھنا، پابندی سے نہ پڑھنا، صحیح وَقت پر نہ پڑھنا، نَماز صحیح طریقے سے ادا نہ کرنا، شوق سے نہ پڑھنا، سمجھ بوجھ کرادانہ کرنا، کَسَل وسُستی، بے پروائی سے پڑھنا۔ (نورُ العرفان ص۹۵۸)

جہنَّم کی خوفناک وادی

صَدْرُالشَّریعہ، بَدْرُ الطَّریقہ، حضرتِ مولانا محمد امجد علی اعظمی علیہ رَحمۃُ اللہِ القوی فرماتے ہیں: جہنَّم میں وَیل نامی ایک خوفناک وادی ہے جس کی سختی سے خود جہنَّم بھی پناہ مانگتا ہے۔ جان بوجھ کر نَماز قضا کرنے والے اُس کے مُستحق ہیں۔ (بہارِ شریعت ج ۱ص ۳۴۷ مُلَخَّصاً)

پہاڑ گرمی سے پگھل جائیں

حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن احمد ذَہَبی علیہ رَحمۃُ اللہِ القوی فرماتے ہیں: کہا گیا ہے کہ جہنَّم میں ایک وادی ہے جس کا نام وَیل ہے، اگر اس میں دنیا کے پہاڑ ڈالے جائیں تو وہ بھی اس کی گرمی سے پگھل جائیں اور یہ اُن لوگوں کا ٹھکانہ ہے جو نَماز میں سُستی کرتے اور وَقت کے بعد قضا کرکے پڑھتے ہیں مگر یہ کہ وہ اپنی کوتاہی پر نادِم ہوں اور بارگاہِ خداوندی میں توبہ کریں۔ (کتابُ الکبائِر ص۱۹)

سر کُچلنے کی سزا

سرکارِ مدینۂ منوّرہ، سردارِ مکّۂ مکرّمہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے صَحابۂ کرام عَلَیھِمُ الرِّضْوَان سے فرمایا: آج رات دو شَخْص (یعنی جبرائیل عَلَیْہِ السَّلام اور میکائیل عَلَیْہِ السَّلام)

میرے پاس آئے اور مجھے اَرضِ مُقدسہ میں لے آئے۔ میں نے دیکھا کہ **ایک شخص** لیٹا ہے اور اس کے سر ہانے ایک شخص **پتّھر** اُٹھائے کھڑا ہے اور پے در پے **پتّھر** سے اُس کا سرکُچل رہا ہے، ہر بار کُچلنے کے بعد سر پھر ٹھیک ہو جاتا ہے۔ میں نے فِرِشتوں سے کہا: سُبْحٰنَ اللہ یہ کون ہے؟ انہوں نے عَرض کی: آگے تشریف لے چلئے (مزید مَناظِر دِکھانے کے بعد) فِرِشتوں نے عَرض کی کہ: پہلا شخص جو آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے دیکھا **یہ وہ تھا جس نے قران پڑھا پھر اس کو چھوڑ دیا تھا اور فَرض نمازوں کے وَقت سوجاتا تھا اِس کے ساتھ یہ برتاؤ قِیامت تک ہوگا**۔ (بُخاری ج ٤ ص ٤٢٥،٤٦٨ حدیث ١٣٨٦، ٧٠٤٧ مُلَخَّصاً)

ہزاروں برس کے عذاب کا حقدار

میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اَہلسنّت، مُجدِّدِ دِین وملّت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فتاوٰی رضویہ جلد 9 صَفْحَہ 158 تا 159 پر فرماتے ہیں: جس نے **قَصْداً ایک وَقت کی** (نَماز) چھوڑی **ہزاروں برس جہنّم** میں رہنے کا مُستحِق ہوا، **جب تک توبہ** نہ کرے اور اس کی قضا نہ کرلے، مسلمان اگر اُس کی زندگی میں اُسے **یکلَخت چھوڑ** دیں اُس سے بات نہ کریں، اُس کے پاس نہ بیٹھیں، تو ضَرور وہ اس کا سزاوار ہے۔ **اللہ** تَعَالٰی فرماتا ہے:

وَاِمَّا یُنْسِیَنَّکَ الشَّیْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۶۸﴾

ترجَمۂ کنزالایمان: اور جو کہیں تجھے شیطان بُھلاوے تو یاد آئے پر ظالموں کے پاس نہ بیٹھ۔

(پ ٧، الانعام: ٦٨)

قَبْر میں آگ کے شُعلے

ایک شَخْص کی بہن فوت ہوگئی۔ جب اُسے دَفْن کر کے لوٹا تو یاد آیا کہ رقم کی تھیلی قَبْر میں گر گئی ہے چُنانچہ قبرِستان آکر تھَیلی نکالنے کیلئے اُس نے اپنی بہن کی قَبْر کھود ڈالی! **ایک دل ہِلا دینے والا منظر اُس کے سامنے تھا، اُس نے دیکھا کہ بہن کی قَبْر میں آگ کے شُعلے بھڑک رہے ہیں!** چُنانچہ اُس نے جُوں تُوں قَبْر پر مِٹّی ڈالی اور صدمے سے چُور چُور روتا ہوا ماں کے پاس آیا اور پوچھا: پیاری امّی جان! میری بہن کے **اعمال** کیسے تھے؟ وہ بولی: بیٹا کیوں پوچھتے ہو؟ عَرض کی: ''میں نے اپنی بہن کی قَبْر میں **آگ کے شُعلے** بھڑکتے دیکھے ہیں۔'' یہ سُن کر ماں بھی رونے لگی اور کہا: ''افسوس! تیری بہن **نَماز** میں سُستی کیا کرتی تھی اور نَماز **قَضا** کر کے پڑھا کرتی تھی۔'' (کتابُ الکبائِر ص ٢٦)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب **قَضا** کرنے والوں کی ایسی ایسی سَخْت سزائیں ہیں تو جو **بدنصیب** سِرے سے **نَماز** ہی نہیں پڑھتے ان کا کیا انجام ہوگا!

اگر نَماز پڑھنا بھول جائے تو.....؟

تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، پیکرِ جُود و سخاوت، سراپا رَحْمت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: **جو نَماز** سے سو جائے یا **بھول** جائے تو جب یاد آئے پڑھ لے کہ وُہی اُس کا **وَقْت** ہے۔ (مُسلِم ص ٣٤٦ حدیث ٦٨٤)

فُقَہائے کِرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلام **فرماتے ہیں: سوتے میں یا بھولے سے** نَماز قضا ہوگئی تو اس کی قَضا پڑھنی **فرض ہے** البتّہ قَضا کا گناہ اس پر نہیں مگر بیدار ہونے اور یاد آنے پر اگر

وَقت مکروہ نہ ہو تو اُسی وَقت پڑھ لے تاخیر مکروہ ہے۔ (بہارِ شریعت ج ا ص ۷۰۱)

اتفاقاً آنکھ نہ کھلی تو....؟

فتاوٰی رضویہ میں ہے: ❁ جب جانے کہ اب سویا تو نَماز جاتی رہے گی اس وَقت سونا حلال نہیں مگر جبکہ کسی جگا دینے والے پر اِعتِماد ہو ❁ ایسے وَقت میں سویا کہ عادۃً وَقت میں آنکھ کُھل جاتی اور اتفاقاً نہ کُھلی تو گنہگار نہیں۔ (فوائد جلیلہ فتاوٰی رضویہ ج ٤ ص ٦٩٨)

مجبوری میں ادا کا ثواب ملے گا یا نہیں؟

آنکھ نہ کُھلنے کی وجہ سے نَمازِ فَجر ''قضا'' ہو جانے کی صورت میں ''ادا'' کا ثواب ملے گا یا نہیں۔ اِس ضِمن میں میرے آقا اعلٰی حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، ولیِ نِعمت، عظیمُ البَرَکت، عظیمُ المَرْتَبت، پروانۂ شمعِ رِسالت، مُجَدِّدِ دین ومِلَّت، حامیِ سنّت، ماحِیِ بِدعت، عالِمِ شَرِیْعَت، پیرِ طریقت، باعِثِ خَیْر وبَرَکت، امامِ عشق و مَحَبَّت حضرتِ علّامہ مولانا الحاج الحافِظ القاری شاہ امام اَحمد رَضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فتاوٰی رضویہ جلد 8 صَفْحَہ 161 پر فرماتے ہیں: رہا ادا کا ثواب ملنا یہ **اللہ** عزّوجلّ کے اختیار میں ہے۔ اگر وُہ جانے گا کہ اس نے اپنی جانب سے کوئی تقصیر (کوتاہی) نہ کی، صُبح تک جاگنے کے قَصْد سے بیٹھا تھا اور بے اختِیار آنکھ لگ گئی تو ضَرور اُس پر گُناہ نہیں۔ رسولُ **اللہ** صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم فرماتے ہیں: نیند کی صورت میں کوتاہی نہیں، کوتاہی اس شخص کی ہے جو (جاگتے میں) نماز نہ پڑھے حتّٰی کہ دوسری نَماز کا وقت آ جائے۔ (مُسلِم ص ٣٤٤ حدیث ٦٨١)

رات کے آخِری حصّے میں سونا کیسا؟

نماز کا وَقْت داخِل ہو جانے کے بعد سو گیا پھر وَقْت نکل گیا اور نماز قضا ہو گئی تو قطعاً گنہگار ہوا جبکہ جاگنے پر صحیح اعتماد یا جگانے والا موجود نہ ہو بلکہ فَجْر میں دُخولِ وَقْت سے پہلے بھی سونے کی اجازت نہیں ہو سکتی جبکہ اکثر حصّہ رات کا جاگنے میں گزرا اور ظنِّ غالب ہے کہ اب سو گیا تو وَقْت میں آنکھ نہ کُھلے گی۔ (بہارِ شریعت ج ۱ ص ۷۰۱)

رات دیر تک جاگنا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نعت خوانیوں ، ذِکْر و فکر کی محفلوں نیز سنّتوں بھرے اجتماعات وغیرہ میں رات دیر تک جاگنے کے بعد سونے کے سبب اگر نمازِ فَجْر قضا ہونے کا اندیشہ ہو تو بہ نیّتِ اعتِکاف مسجِد میں قِیام کریں یا وہاں سوئیں جہاں کوئی قابلِ اعتِماد اسلامی بھائی جگانے والا موجود ہو۔ یا الارم والی گھڑی ہو جس سے آنکھ کُھل جاتی ہو مگر ایک عدد گھڑی پر بھروسا نہ کیا جائے کہ نیند میں ہاتھ لگ جانے سے یا یوں ہی خراب ہو کر بند ہو جانے کا اِمکان رہتا ہے، دو یا حسبِ ضَرورت زائد گھڑیاں ہوں تو بہتر ہے۔ فُقَہائے کِرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام فرماتے ہیں: ''جب یہ اندیشہ ہو کہ صُبْح کی نَماز جاتی رہے گی تو بلا ضَرورتِ شَرْعِیَّہ اُسے رات دیر تک جاگنا ممنوع ہے۔'' (رَدُّالْمُحتار ج ۲ ص ۳۳)

اداء، قَضا اور واجِبُ الْاِعادہ کی تعریف

جس چیز کا بندوں کو حکم ہے اُسے وَقْت میں بجالانے کو ادا کہتے ہیں اور وَقْت ختم

ہونے کے بعد عمل میں لانا **قضا** ہے اور اگر اس حکم کے بجالانے میں کوئی خرابی پیدا ہو جائے تو اس خرابی کو دُور کرنے کیلئے وہ عمل دوبارہ بجالانا **اِعادہ** کہلاتا ہے۔ وَقْت کے اندر اندر اگر تَحریمہ باندھ لی تو نَماز قضا نہ ہوئی بلکہ ادا ہے۔ (دُرِّمُختار ج۲ ص۶۲۷۔۶۳۲) مگر نَمازِ فجر، جُمُعہ اور عیدَین میں وَقْت کے اندر سلام پھرنا لازِمی ہے ورنہ نَماز نہ ہوگی۔ (بہارِ شریعت ج۱ ص۷۰۱) بلاعُذرِ شَرْعی نَماز قضا کر دینا سخت گناہ ہے، اِس پر فرض ہے کہ اُس کی **قضا** پڑھے اور سچّے دل سے توبہ بھی کرے، توبہ یا حجِّ مقبول سے اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ تاخیر کا گناہ مُعاف ہو جائے گا (دُرِّمُختار ج۲ ص۶۲۶) توبہ اُسی وَقْت صحیح ہے جبکہ قضا پڑھ لے اس کو ادا کئے بغیر توبہ کئے جانا توبہ نہیں کہ جو نَماز اس کے ذِمّے تھی اس کو نہ پڑھنا تو اب بھی باقی ہے اور جب گناہ سے باز نہ آیا تو توبہ کہاں ہوئی؟ (رَدُّالمُحتار ج۲ ص۶۲۷)

حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عبّاس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت ہے، تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، پیکرِ جُود و سخاوت، سراپا رَحْمت صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: گناہ پر قائم رہ کر توبہ کرنے والا اس کی مِثل ہے جو اپنے رب عَزَّوَجَلَّ سے ٹھٹّھا (یعنی مذاق) کرتا ہے۔

(شُعَبُ الْاِیمان ج۵ ص۴۳۶ حدیث۷۱۷۸)

توبہ کے تین رُکْن ہیں

صَدْرُ الافاضِل حضرتِ علّامہ سیِّد محمد نعیمُ الدّین مُرادآبادی علیہ رَحمۃُ اللہِ الہادی فرماتے ہیں: ”توبہ کے تین رُکن ہیں: ﴿۱﴾ اِعتِرافِ جُرم ﴿۲﴾ نَدامت ﴿۳﴾

عزمِ ترک (یعنی اِس گناہ کو چھوڑنے کا پختہ عہد)۔ اگر گناہ قابلِ تلافی ہے تو اُس کی تلافی بھی لازم۔ مثلاً تارکِ صلوٰۃ (یعنی نماز ترک کر دینے والے) کی توبہ کیلئے نمازوں کی **قضا** بھی لازِم ہے۔" (خزائنُ العِرفان ص ۱۲)

سوتے کو نماز کیلئے جگانا واجِب ہے

کوئی سو رہا ہے یا نماز پڑھنا بھول گیا ہے تو جسے معلوم ہے اُس پر واجِب ہے کہ سوتے کو جگا دے اور بھولے ہوئے کو یاد دِلا دے۔ (ورنہ گنہگار ہوگا) (بہارِ شریعت ج ۱ ص ۷۰۱) یاد رہے! جگانا یا یاد دلانا اُس وَقت واجِب ہوگا جبکہ ظَنِّ غالِب ہو کہ یہ نماز پڑھے گا ورنہ واجِب نہیں۔

فَجر کا وَقت ہو گیا اُٹھو!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! خوب **صدائے مدینہ** لگایئے یعنی سونے والوں کو نماز کیلئے جگایئے اور ڈھیروں نیکیاں کمایئے۔ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں فَجر کے لئے مسلمانوں کو جگانا **صدائے مدینہ** لگانا کہلاتا ہے، **صدائے مدینہ** واجِب نہیں، نمازِ فَجر کے لئے جگانا کارِ ثواب ہے جو ہر مسلمان کو حسبِ موقع کرنا چاہئے۔ صدائے مدینہ لگانے میں اِس بات کی احتیاط ضروری ہے کہ کسی مسلمان کو ایذا نہ ہو۔

حِکایت

ایک اسلامی بھائی نے مجھے (سگِ مدینہ عُفِیَ عنہ کو) بتایا تھا ہم چند اسلامی بھائی **میگا فون** پر فَجر کے وَقت **صدائے مدینہ** لگاتے ہوئے ایک گلی سے گزرے۔ ایک صاحِب نے ہم کو

ٹوکا اور کہا کہ میرا بچّہ رات بھر نہیں سویا ابھی ابھی آنکھ لگی ہے آپ لوگ **میگا فون** بند کر دیجئے۔ ہم کو ان صاحِب پر بڑا غصّہ آیا کہ نہ جانے کیسا مسلمان ہے، ہم نَماز کیلئے جگا رہے ہیں اور یہ اِس نیک کام میں رُکاوٹ ڈال رہا ہے! خیر دوسرے دن ہم پھر **صدائے مدینہ** لگاتے ہوئے اُس طرف جا نکلے تو وہی صاحِب پہلے سے گلی کے نُکّڑ پر غمزدہ کھڑے تھے اور ہم سے کہنے لگے: آج بھی بچّہ ساری رات نہیں سویا ابھی ابھی آنکھ لگی ہے اِسی لئے میں یہاں کھڑا ہو گیا تا کہ ہماری گلی سے خاموشی سے گزرنے کی آپ حضرات کی خدمات میں درخواست کروں۔ اِس سے معلوم ہوا کہ بِغیر **میگا فون** کے **صدائے مدینہ** لگائی جائے۔ نیز بِغیر **میگا فون** کے بھی اس قَدَر بُلند آوازیں نہ نکالی جائیں جس سے گھروں میں نَماز وتلاوت میں مشغول اسلامی بہنوں، ضعیفوں، مریضوں اور بچّوں کو تشویش ہو یا جو اوّل وَقْت میں پڑھ کر سو رہا یا سو رہی ہو اُس کی نیند میں خلل پڑے۔ اور اگر کوئی مسلمان اپنے گھر کے پاس **صدائے مدینہ** لگانے سے روکے تو اُس سے ضِد بحث کرنے کے بجائے اُس سے مُعافی مانگ لی جائے اور اس پر حُسنِ ظن رکھا جائے کہ یقیناً کوئی مسلمان نَماز کیلئے جگانے کا مخالف نہیں ہو سکتا، اس بچارے کی کوئی مجبوری ہو گی۔ بِالفرض وہ بے نَمازی ہو تو بھی آپ اُس پر سختی کرنے کے مَجاز نہیں، کسی مناسب وَقْت پر اِنتہائی نرمی کے ساتھ انفرادی کوشش کے ذَرِیعے اُس کو نَماز کیلئے آمادہ کیجئے۔ مساجِد میں بھی اذانِ فَجْر وغیرہ کے علاوہ بے موقع نیز مَحَلّوں یا مکانوں کے اندر محافِلِ نعت وغیرہ میں اسپیکر استِعمال کرنے والوں کو بھی اپنے اپنے

گھروں میں عبادت کرنے والوں، مریضوں، شیر خوار بچّوں اور سونے والوں کی ایذا کو پیشِ نظر رکھنا چاہیے۔

حُقُوقِ عامّہ کے اِحساس کی حِکایت

حقوقِ عامہ کا خیال رکھنا بَہُت ضَروری ہے، ہمارے اَسلاف اس مُعاملے میں بے حد مُحتاط ہوا کرتے تھے۔ چُنانچِہ حُجَّةُ الْاِسلام حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی علیہ رَحمۃُ اللہِ الوَالی فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا امام احمد بن حَنْبَل رحمۃُ اللہِ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں ایک شَخْص کئی سال سے حاضِر ہوتا اور عِلْم حاصِل کرتا۔ ایک بار جب آیا تو آپ رحمۃُ اللہِ تعالیٰ علیہ نے اُس سے مُنہ پھیر لیا۔ اُس کے بَاِصرار اِستِفسار پر فرمایا: اپنے مکان کی دیوار کے سڑک والے کونے پر گارا لگا کر قدِ آدم (یعنی انسانی قد) کے برابر اس (کونے) کو تم نے آگے بڑھا دیا ہے حالانکہ وہ مسلمانوں کی گزرگاہ ہے۔ یعنی میں تم سے کیسے خوش ہوسکتا ہوں کہ تم نے مسلمانوں کا راستہ تنگ کر دیا ہے! (اِحیاءُ الْعُلوم ج ۲ ص ۹۶ مُلَخّصاً) یہاں وہ لوگ بھی عبرت حاصِل کریں جو اپنے گھروں کے باہَر ایسے چبوترے وغیرہ بنا دیتے ہیں جس سے مسلمانوں کا راستہ تنگ ہو جاتا ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

جلد سے جلد قضا پڑھ لیجئے

جس کے ذِمّے قضا نمازیں ہوں اُن کا جلد سے جلد پڑھنا واجِب ہے مگر بال بچّوں

کی پرورِش اور اپنی ضَروریات کی فَراہمی کے سبب تاخیر جائز ہے۔ لہٰذا کاروبار بھی کرتا رہے اور فُرصت کا جو وَقت ملے اُس میں **قضا** پڑھتا رہے یہاں تک کہ پوری ہو جائیں۔

(دُرِّمُختار ج ٢ ص ٦٤٦)

چُھپ کر قَضا پڑھئے

قضا نمازیں چُھپ کر پڑھئے لوگوں پر (یا گھر والوں بلکہ قریبی دوست پر بھی) اِس کا اِظہار نہ کیجئے (مَثَلاً یہ مت کہا کیجئے کہ میری آج کی فَجر قضا ہو گئی یا میں قضائے عُمری پڑھ رہا ہوں وغیرہ) **کہ گناہ کا اِظہار بھی مکروہِ تحریمی وگناہ ہے۔** (رَدُّالمُحتار ج ٢ ص ٦٥٠) لہٰذا اگر لوگوں کی موجودَگی میں وِتر قضا پڑھیں تو تکبیرِ قُنوت کیلئے ہاتھ نہ اُٹھائیں۔

جُمعۃُ الْوَداع میں قضائے عُمری

رَمَضانُ المبارَك کے آخِری جُمُعہ میں بعض لوگ باجماعت قضائے عُمری پڑھتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ عُمر بھر کی قضائیں اِسی ایک نَماز سے ادا ہو گئیں یہ باطِل مَحْض ہے۔

(بہارِ شریعت ج ١ ص ٧٠٨)

عُمر بھر کی قَضا کا حِساب

جس نے کبھی نَمازیں ہی نہ پڑھی ہوں اور اب توفیق ہوئی اور **قضائے عُمری** پڑھنا چاہتا ہے وہ جب سے بالغ ہوا ہے اُس وَقت سے نَمازوں کا حساب لگائے اور تاریخِ بُلُوغ بھی نہیں معلوم تو اِحتیاط اِسی میں ہے کہ ہجری سن کے حِساب سے عورت **نو سال** کی عُمر سے

اور مَرْد بارہ سال کی عُمْر سے نَمازوں کا حِساب لگائے۔

قَضا پڑھنے میں ترتیب

قَضائے عُمری میں یوں بھی کر سکتے ہیں کہ پہلے تمام فجریں ادا کرلیں پھر تمام ظُہْر کی نَمازیں اسی طرح عَصْر، مغرِب اور عشاء۔

قَضائے عُمری کا طریقہ (حنفی)

قَضا ہر روز کی بیس رَکْعتیں ہوتی ہیں۔ دو فرض فَجْر کے، چار ظُہْر، چار عَصْر، تین مغرِب، چار عشاء کے اور تین وِتْر۔ نیّت اِس طرح کیجئے، مَثَلاً: "**سب سے پہلی فَجْر جو مجھ سے قضا ہوئی اُس کو ادا کرتا ہوں۔**" ہر نَماز میں اِسی طرح نیّت کیجئے۔ جس پر بکثرت قضا نمازیں ہیں وہ آسانی کیلئے اگر یُوں بھی ادا کرے تو جائز ہے کہ ہر رُکوع اور ہر سَجدے میں تین تین بار "**سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْعَظِیْم، سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی**" کی جگہ صِرْف ایک ایک بار کہے۔ مگر یہ ہمیشہ اور ہر طرح کی نَماز میں یاد رکھنا چاہئے کہ جب رُکوع میں پورا پہنچ جائے اُس وَقْت سُبْحٰن کا "سین" شُروع کرے اور جب عظیم کا "میم" خَتْم کر چکے اُس وَقْت رُکوع سے سر اٹھائے۔ اِسی طرح سَجدے میں بھی کرے۔ **ایک تَخْفیف** (یعنی کمی) تو یہ ہوئی اور **دوسری** یہ کہ فرضوں کی تیسری اور چوتھی رَکْعت میں **اَلحَمْد شریف** کی جگہ فَقَط "**سُبْحٰنَ اللّٰہِ**" تین بار کہہ کر رُکوع کرلے۔ مگر وِتْر کی تینوں رَکْعتوں میں **اَلحَمْد** شریف اور سُورت دونوں ضَرور پڑھی جائیں۔ **تیسری تَخْفیف** (یعنی کمی) یہ کہ قعدۂ اَخیرہ میں **تَشَہُّد** یعنی **اَلتَّحِیّات** کے بعد

دونوں دُرُودوں اور دُعا کی جگہ صِرْف ''**اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ**'' کہہ کر سلام پھیر دے۔ **چوتھی تَخفیف** (یعنی کمی) یہ کہ وِتْر کی تیسری رَکْعت میں دعائے قُنُوت کی جگہ **اَللّٰہُ اَکبَر** کہہ کر فَقَط ایک بار یا تین بار'' **رَبِّ اغْفِرْ لِیْ** '' کہے۔ (مُلَخَّص اَز فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ ج۸ ص۱۵۷) یاد رکھئے! تَخفیف (یعنی کمی) کے اس طریقے کی عادت ہرگز نہ بنایئے، مَعمول کی نَمازیں سنَّت کے مُطابِق ہی پڑھئے اور ان میں فرائض و واجِبات کے ساتھ ساتھ سُنَن اور مُسْتَحبّات وآداب کی بھی رِعایت کیجئے۔

نمازِ قَصْر کی قَضا

اگر حالتِ سفر کی قضا نَماز حالتِ اِقامت میں پڑھیں گے تو قَصْر ہی پڑھیں گے اور حالتِ اِقامت کی قضا نَماز حالتِ سفر میں پڑھیں گے تو پوری پڑھیں گے یعنی قَصْر نہیں کریں گے۔ (عالمگیری ج۱ ص۱۲۱)

زمانۂ اِرتِداد کی نمازیں

جو شَخْص مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ **مُرتَد** ہوگیا پھر اسلام لایا تو زمانۂ اِرتِداد کی نَمازوں کی قَضا نہیں اور مُرتَد ہونے سے پہلے زمانۂ اسلام میں جو نَمازیں جاتی رہی تھیں اُن کی قَضا واجِب ہے۔ (رَدُّالمُحتار ج۲ ص۶۴۷)

بچّے کی پیدائش کے وَقْت نماز

دائی (Nurse/Midwife) نَماز پڑھے گی تو بچّے کے مرجانے کا اندیشہ ہے، نَماز قضا

کرنے کیلئے یہ عُذر (یعنی مجبوری) ہے۔ بچّے کا سر باہَر آ گیا اور نِفاس سے پیشتر وَقْت خَتْم ہو جائیگا تو اِس حالت میں بھی اُس کی ماں پر نَماز پڑھنا فرض ہے نہ پڑھے گی تو گنہگار ہوگی۔ کسی برتن میں بچّے کا سر رکھ کر جس سے اُس کو نقصان نہ پہنچے نَماز پڑھے مگر اس ترکیب سے پڑھنے میں بھی بچّے کے مرجانے کا اندیشہ ہو تو تاخیر مُعاف ہے۔ بعدِ نِفاس اِس نَماز کی قضا پڑھے۔ (ایضاً ص ٦٢٧)

مریض کو نماز کب مُعاف ہے؟

ایسا مریض کہ اشارے سے بھی نَماز نہیں پڑھ سکتا اگر یہ حالت پورے چھ وَقْت تک رہی تو اِس حالت میں جو نَمازیں فوت ہوئیں اُن کی قضا واجِب نہیں۔ (عالمگیری ج ١ ص ١٢١)

عُمْر بھر کی نمازیں دوبارہ پڑھنا

جس کی نَمازوں میں نقصان و کراہت ہو وہ تمام عُمْر کی نَمازیں پھیرے تو اچّھی بات ہے اور کوئی خرابی نہ ہو تو نہ چاہئے اور کرے تو فَجْر و عَصْر کے بعد نہ پڑھے اور تمام رَکْعتیں بھری پڑھے اور وِتْر میں قُنُوت پڑھ کر تیسری کے بعد قَعدہ کرکے، پھر ایک اور ملائے کہ چار ہو جائیں۔

(عالمگیری ج ١ ص ١٢٤)

قضا کا لفظ کہنا بھول گیا تو؟

اعلیٰ حضرت، امام اہلسنّت، مولانا شاہ احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: ہمارے عُلَماء تَصریح فرماتے ہیں: قَضا بہ نیّتِ ادا اور ادا بہ نیّتِ قَضا دونوں صحیح ہیں۔

(فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ ج ٨ ص ١٦١)

قَضا نَمازیں نوافِل کی ادائیگی سے بھتر

''فتاوٰی شامی'' میں ہے: قَضا نَمازیں نوافِل کی ادائیگی سے بہتر اور اَہَم ہیں مگر سُنَّتِ مُؤَکَّدہ، نَمازِ چاشت، صَلٰوۃُ التَّسبِیح اور وہ نَمازیں جن کے بارے میں احادیثِ مبارکہ مَروی ہیں یعنی جیسے تَحِیَّۃُ الْمسجِد، عَصر سے پہلے کی چار رَکعت (سُنَّتِ غیر مُؤَکَّدہ) اور مغرِب کے بعد چھ رَکعتیں (پڑھی جائیں گی)۔ (رَدُّالْمُحتار ج۲ ص٦٤٦) یادر ہے! قَضا نَماز کی بِنا پر سُنَّتِ مُؤَکَّدہ چھوڑنا جائز نہیں، البتّہ سُنَّتِ غیر مُؤَکَّدہ اور حدیثوں میں وارِد شُدہ مخصوص نوافِل پڑھے تو ثواب کا حقدار ہے مگر انہیں نہ پڑھنے پر کوئی گناہ نہیں، چاہے ذِمّے قَضا نَماز ہو یا نہ ہو۔

فَجْر وعَصْر کے بعد نوافِل نہیں پڑھ سکتے

نَمازِ فَجْر اور عَصْر کے بعد وہ تمام نوافِل ادا کرنے مکروہِ (تحریمی) ہیں جو قَصْداً ہوں اگرچِہ تَحِیَّۃُ الْمسجِد ہوں، اور ہر وہ نَماز (بھی نہیں پڑھ سکتے) جو غیر کی وجہ سے لازِم ہو مَثَلاً نَذْر اور طواف کے نوافِل اور ہر وُہ نَماز جس کو شُروع کیا پھر اسے توڑ ڈالا، اگرچِہ وہ فَجْر اور عَصْر کی سُنّتیں ہی کیوں نہ ہوں۔ (دُرِّمُختار ج۲ ص٤٤۔٤٥)

قَضا کیلئے کوئی وقت مُعَیَّن نہیں عُمْر میں جب (بھی) پڑھے گا بَرِیُّ الذِّمّہ ہو جائے گا۔ مگر طُلُوع وغُروب اور زوال کے وَقْت نَماز نہیں پڑھ سکتا کہ ان وقتوں میں نَماز جائز نہیں۔

(بہارِ شریعت ج۱ص۷۰۲، عالمگیری ج۱ ص۵۲)

ظہر کی چار سنّتیں رہ جائیں تو کیا کرے؟

اگر ظُہر کے فَرض پہلے پڑھ لئے تو دو رَکعت سنّتِ بعدیہ ادا کرنے کے بعد چار رَکعت سنّتِ قبلیہ ادا کیجئے چُنانچِہ سرکارِ اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: ظُہر کی پہلی چار سنّتیں جو فرض سے پہلے نہ پڑھی ہوں تو بعدِ فرض بلکہ مذہبِ اَرجَح (یعنی پسندیدہ ترین مذہب) پر بعد (دو رَکعت) سنّتِ بَعدیہ کے پڑھیں بشرطیکہ ہُنُوز (یعنی ابھی) وَقتِ ظُہر باقی ہو۔ (فتاوٰی رضویہ مُخَرّجہ ج۸ص۱٤۸)

فَجْر کی سُنّتیں رَہ جائیں تو کیا کرے؟

سنّتیں پڑھنے سے اگر فَجْر کی جماعت فوت ہو جانے کا اندیشہ ہو تو بغیر پڑھے شامل ہو جائے۔ مگر سلام پھیرنے کے بعد پڑھنا جائز نہیں۔ طلوعِ آفتاب کے کم از کم بیس مِنَٹ بعد سے لیکر ضَحْوۂ کُبریٰ تک پڑھ لے کہ مُسْتَحَب ہے۔ اس کے بعد مُسْتَحَب بھی نہیں۔

کیا مغرب کا وقت تھوڑا سا ہوتا ہے؟

مغرِب کی نَماز کا وَقْت غُروبِ آفتاب تا ابتِدائے وَقْتِ عشاء ہوتا ہے۔ یہ وَقْت مقامات اور تاریخ کے اعتِبار سے گھٹتا بڑھتا رہتا ہے مَثَلاً بابُ الْمدینہ کراچی میں نظامُ الْاَوقات کے نقشے کے مُطابِق مغرِب کا وَقْت کم از کم ایک گھنٹہ 18 مِنَٹ ہوتا ہے۔ فُقَہائے کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلام فرماتے ہیں: روزِ اَبر (یعنی جس دن بادل چھائے ہوں اس) کے سوا مغرِب میں ہمیشہ تَعْجِیل (یعنی جلدی) مُسْتَحَب ہے اور دو رَکعت سے زائد کی تاخیر مکروہِ تنزیہی اور اگر بغیر عُذْر سفر و مرض

وغیرہ اتنی تاخیر کی کہ سِتارے گُتھ گئے تو مکروہِ تحریمی۔ (بہارِ شریعت ج۱ص ٤٥٣)

سرکارِ اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت، مولانا شاہ احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: اِس (یعنی مغرِب) کا وَقتِ مُسْتَحَب جب تک ہے کہ سِتارے خوب ظاہر نہ ہو جائیں، اتنی دیر کرنی کہ (بڑے بڑے ستاروں کے علاوہ) چھوٹے چھوٹے سِتارے بھی چمک آئیں مکروہ ہے۔ (فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ ج۵ ص۱۵۳) عَصْر و عشاء سے پہلے جو رَکْعَتیں ہیں وہ سُنَّتِ غیر مُؤَکَّدہ ہیں ان کی قضا نہیں۔

تراویح کی قَضا کا کیا حُکْم ہے؟

جب تَراوِیح فوت ہو جائے تو اُس کی قَضا نہیں، نہ جماعت سے نہ تنہا اور اگر کوئی قَضا پڑھ بھی لیتا ہے تو یہ جُدا گانہ نَفْل ہو جائیں گے، تراویح سے ان کا تعلُّق نہ ہو گا۔

(تَنوِیرُ الْاَبصار ودُرِّمُختار ج۲ ص۵۹۸)

نَماز کا فِدْیہ

جن کے رِشتے دار فوت ہوئے ہوں وہ اِس مضمون کا ضَرور مُطالَعَہ فرمائیں

مَیِّت کی عُمْر معلوم کر کے اِس میں سے نو سال عورت کیلئے اور بارہ سال مَرْد کیلئے نابالِغی کے نِکال دیجئے۔ باقی جتنے سال بچے ان میں حِساب لگایئے کہ کتنی مدّت تک وہ (یعنی مرحوم) بے نَمازی رہا یا بے روزہ رہا، یا کتنی نَمازیں یا روزے اس کے ذِمّے قَضا کے باقی ہیں۔ زِیادہ

سے زِیادہ اندازہ لگا لیجئے بلکہ چاہیں تو نابالغی کی عُمر کے بعد بقیہ تمام عُمر کا حِساب لگا لیجئے۔ اب فی نَماز ایک ایک صَدَقۂ فِطْر خیرات کیجئے۔ ایک صَدَقۂ فِطْر کی مقدار 2 کلو سے 80 گرام کم گیہوں یا اس کا آٹا یا اس کی رقم ہے۔ اور ایک دن کی چھ نَمازیں ہیں پانچ فرض اور ایک وِتْر واجِب۔ مَثَلاً 2 کلو سے 80 گرام کم گیہوں کی رقم 12 روپے ہو تو ایک دن کی نَمازوں کے 72 روپے ہوئے اور 30 دن کے 2160 روپے اور بارہ ماہ کے تقریباً 25920 روپے ہوئے۔ اب کسی میِّت پر 50 سال کی نَمازیں باقی ہیں تو فِدْیہ ادا کرنے کیلئے 1296000 روپے خیرات کرنے ہوں گے۔ ظاہِر ہے ہر شخص اِتنی رقم خیرات کرنے کی اِستِطاعت (طاقت) نہیں رکھتا، اِس کیلئے عُلَمائے کرام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ السَّلام نے شَرْعی حِیلہ ارشاد فرمایا ہے۔ مَثَلاً وہ 30 دن کی تمام نَمازوں کے فِدیے کی نیّت سے 2160 روپے کسی فقیر (فقیر اور مسکین کی تعریف صَفْحہ نمبر 24 پر مُلاحَظہ فرمایئے) کی مِلک کر دے، یہ 30 دن کی نَمازوں کا فِدیہ ادا ہو گیا۔ اب وہ فقیر یہ رقم دینے والے ہی کو ہِبہ کر دے (یعنی تحفے میں دیدے) یہ قبضہ کرنے کے بعد پھر فقیر کو 30 دن کی نَمازوں کے فِدیے کی نیّت سے قبضہ میں دے کر اس کا مالِک بنا دے۔ اسی طرح لَوٹ پھیر کرتے رہیں یوں ساری نَمازوں کا فِدْیہ ادا ہو جائے گا۔ 30 دن کی رقم کے ذَرِیْعے ہی حیلہ کرنا شَرْط نہیں وہ تو سمجھانے کیلئے مِثال دی ہے۔ بِالْفَرض 50 سال کے فِدیوں کی رقم موجود ہو تو ایک ہی بار لَوٹ پھیر کرنے میں کام ہو جائے گا۔ نیز فِطرے کی رقم کا حِساب گیہوں کے موجودہ بھاؤ سے لگانا ہو گا۔ اِسی طرح فی روزہ بھی ایک صَدَقۂ فِطْر ہے۔ نَمازوں کا فِدْیہ

ادا کرنے کے بعد روزوں کا بھی اِسی طریقے سے فِدیہ ادا کر سکتے ہیں۔ غریب و امیر سبھی فِدیے کا حِیلہ کر سکتے ہیں۔ اگر وُرَثا اپنے مرحُومین کیلئے یہ عمل کریں تو یہ میّت کی زبردست اِمداد ہوگی، اِس طرح مرنے والا بھی اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ فَرض کے بوجھ سے آزاد ہوگا اور وُرَثا بھی اَجْر و ثواب کے مُستحق ہوں گے۔ بعض لوگ مسجِد وغیرہ میں ایک قرانِ پاک کا نُسخہ دے کر اپنے من کو منا لیتے ہیں کہ ہم نے مرحوم کی تمام نَمازوں کا فِدیہ ادا کر دیا یہ ان کی غَلَط فَہمی ہے۔ (تفصیل کیلئے دیکھئے: فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ ج ۸ ص ۱۶۷) یادرکھئے! مرحوم کی نَمازوں کا فِدیہ اَولاد اور دیگر وُرَثا کی طرح کوئی عام مسلمان بھی دے سکتا ہے۔

(مِنْحَةُ الْخالِقِ عَلَى الْبَحْرِ الرّائِق لابن عابدين ج ٢ ص ١٦٠ مُلَخَّصاً)

مرحومہ کے فِدیے کا ایک مسئلہ

عورت کی عادتِ حَیض اگر معلوم ہو تو اس قدر دن اور نہ معلوم ہو تو ہر مہینے سے تین دن نو برس کی عُمْر سے مُستَثنیٰ کریں مگر جتنی بار حَمْل رہا ہو مدّتِ حَمْل کے مہینوں سے ایّامِ حَیض کا اِستِثناء نہ کریں۔ عورت کی عادت دربارۂ نِفاس اگر معلوم ہو تو ہر حَمْل کے بعد اُتنے دن مُستَثنیٰ کرے اور نہ معلوم ہو تو کچھ نہیں کہ نِفاس کے لئے جانبِ اَقَل (کم سے کم) میں شَرْعاً کچھ تقدیر نہیں۔ ممکن ہے کہ ایک ہی مِنَٹ آ کر فوراً پاک ہو جائے۔ (ماخوذ از فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ ج ۸ ص ۱۵۴)

سادات کرام کو نماز کا فِدیہ نہیں دے سکتے

میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت، مولانا شاہ امام اَحمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن

سے سیّدوں اور غیر مسلموں کو نماز کا فِدْیہ دینے کے مُتَعَلِّق پوچھا گیا تو فرمایا: یہ صَدَقہ (یعنی نماز کا فِدیہ) حضراتِ ساداتِ کرام کے لائق نہیں اور ہُنُود وغیرہم کُفّارِ ہند اِس صَدَقے کے لائق نہیں۔ ان دونوں کو دینے کی اَصْلاً اجازت نہیں، نہ ان کے دیے ادا ہو۔ مسلمین مساکین ذَوِالْقُربٰی غیر ہاشمین (یعنی اپنے مسکین مسلمان رشتے دار غیر ہاشمیوں) کو دینا دُونا (یعنی دُگنا) اَجْر ہے۔ (فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ ج۸ص۱۶۶)

100 کوڑوں کا حیلہ

حِیلۂ شَرْعی کا جواز قراٰن وحدیث اور فِقہِ حَنَفی کی مُعتبر کُتُب میں موجود ہے۔ چُنانچِہ حضرتِ سیِّدُنا ایّوب عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی بیماری کے زمانے میں آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی زوجۂ محترمہ رضی اللہ تعالٰی عنہا ایک بار خدمتِ سراپا عَظَمت میں تاخیر سے حاضِر ہوئیں تو آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے قسم کھائی کہ ''میں تندرُست ہو کر سو کوڑے ماروں گا'' صِحّتیاب ہونے پر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے انہیں سو تیلیوں کی جھاڑو مارنے کا حکم ارشاد فرمایا۔ (نور العرفان ص ۷۲۸ مُلَخّصاً) اللہ تبارَکَ وَتعالٰی پارہ 23 سُوْرَۃُ صٓ کی آیت نمبر 44 میں ارشاد فرماتا ہے:

وَخُذْ بِیَدِکَ ضِغْثًا فَاضْرِبْ بِّہٖ وَلَا تَحْنَثْ ؕ

ترجَمۂ کنزالایمان: اور فرمایا کہ اپنے ہاتھ میں ایک جھاڑو لے کر اِس سے ماردے اور قسم نہ توڑ۔ (پ۲۳، صٓ:٤٤)

''عالمگیری'' میں حِیلوں کا ایک مُستقِل باب ہے جس کا نام ''کتابُ الْحِیَل'' ہے

چُنانچہ عالمگیری ''کتابُ الْحِیَل''میں ہے:''جو حِیلہ کسی کا حق مارنے یا اُس میں شُبہ پیدا کرنے یا باطِل سے فَریب دینے کیلئے کیا جائے وہ مکروہ ہے اور جو حِیلہ اس لئے کیا جائے کہ آدمی حرام سے بچ جائے یا حلال کو حاصِل کرلے وہ اچّھا ہے۔ اس قسم کے حِیلوں کے جائز ہونے کی دلیل اللہ عَزَّوَجَلَّ کا یہ فرمان ہے:

وَخُذْ بِیَدِكَ ضِغْثًا فَاضْرِبْ بِّهٖ وَلَا تَحْنَثْ ؕ ترجَمۂ کنزالایمان: اور فرمایا کہ اپنے ہاتھ میں ایک جھاڑو لے کر اِس سے ماردے اور قسم نہ توڑ۔ (پ۲۳، ص:٤٤)

(عالمگیری ج٦ ص۳۹۰)

کان چھیدنے کا رَواج کب سے ہوا؟

حِیلے کے جواز پر ایک اور دلیل مُلاحَظہ فرمایئے چُنانچہ حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ ابنِ عبّاس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت ہے کہ ایک بار حضرتِ سیِّدَتُنا سارہ اور حضرتِ سیِّدَتُنا ہاجِرہ رضی اللہ تعالٰی عنہما میں کچھ چپقلش ہوگئی۔ حضرتِ سیِّدَتُنا سارہ رضی اللہ تعالٰی عنہا نے قسم کھائی کہ مجھے اگر قابو ملا تو میں ہاجِرہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کا کوئی عُضو کاٹوں گی۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرتِ سیِّدُنا جبرئیل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کو حضرتِ سیِّدُنا ابراھیم خلیلُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی خدمت میں بھیجا کہ ان میں صُلح کروادیں۔ حضرتِ سیِّدَتُنا سارہ رضی اللہ تعالٰی عنہا نے عرض کی:''مَاحِیلَةُ یَمِیْنِی؟'' یعنی میری قسم کا کیا حِیلہ ہوگا؟ تو حضرتِ سیِّدُنا ابراھیم خلیلُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام پر وَحْی نازِل ہوئی کہ (حضرتِ) سارہ (رضی اللہ تعالٰی

عنہا) کو حکم دو کہ وہ (حضرتِ) ہاجِرہ (رضی اللہ تعالٰی عنہا) کے کان چھید دیں۔ اُسی وَقت سے عورتوں کے کان چھیدنے کا رَواج پڑا۔ (غمزُعُیونِ البَصائِر لِلحَمَوِی ج ۳ ص ۲۹۵)

گائے کے گوشت کا تحفہ

اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سَیِّدَتُنا عائِشہ صِدّیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے رِوایت ہے کہ دو جہان کے سلطان، سرورِ ذیشان صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خدمت میں گائے کا گوشت حاضِر کیا گیا، کسی نے عَرض کی: یہ گوشت حضرتِ سَیِّدَتُنا بَرِیرہ رضی اللہ تعالٰی عنہا پر صَدَقہ ہوا تھا۔ فرمایا: هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَّلَنَا هَدِيَّةٌ یعنی یہ بَرِیرہ کے لیے صَدَقہ تھا ہمارے لیے ہَدِیّہ ہے۔

(مُسلِم ص ۵۴۱ حدیث ۱۰۷۵)

زکوٰۃ کا شَرْعی حِیلہ

اِس حدیثِ پاک سے صاف ظاہِر ہے کہ حضرتِ سَیِّدَتُنا بَرِیرہ رضی اللہ تعالٰی عنہا جو کہ صَدَقے کی حقدار تھیں ان کو بطورِ صَدَقہ مِلا ہوا گائے کا گوشت اگرچِہ ان کے حق میں صَدَقہ ہی تھا مگر ان کے قَبضہ کر لینے کے بعد جب بارگاہِ رِسالت میں پیش کیا گیا تھا تو اُس کا حکم بدل گیا تھا اور اب وہ صَدَقہ نہ رہا تھا۔ یوں ہی کوئی مُستَحِق شَخْص زکوٰۃ اپنے قَبضے میں لینے کے بعد کسی بھی آدمی کو تحفۃً دے سکتا یا مسجِد وغیرہ کیلئے پیش کرسکتا ہے کہ مذکورہ مُستَحِق شخص کا پیش کرنا اب زکوٰۃ نہ رہا، ہدِیّہ یا عطِیّہ ہو گیا۔ فُقَہائے کرام رَحِمَھُمُ اللہُ السَّلام زکوٰۃ کا شَرْعی حِیلہ کرنے کا طریقہ یوں ارشاد فرماتے ہیں: زکوٰۃ کی رقم مُردے کی تَجہیز و تکفین یا مسجِد کی تعمیر میں صَرْف نہیں کر سکتے کہ تَملیکِ فقیر (یعنی فقیر کو مالِک کرنا) نہ پائی گئی۔ اگر ان اُمور

میں خرچ کرنا چاہیں تو اِس کا طریقہ یہ ہے کہ **فقیر** کو (زکوٰۃ کی رقم کا) مالِک کر دیں اور وہ (تعمیرِ مسجِد وغیرہ میں) صَرف کرے، اس طرح ثواب دونوں کو ہوگا۔ (بہارِ شریعت ج۱ص۸۹۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! کَفن دَفن بلکہ تعمیرِ مسجِد میں بھی حِیلۂ شَرعی کے ذَرِیعے زکوٰۃ استِعمال کی جاسکتی ہے کیونکہ زکوٰۃ تو فقیر کے حق میں تھی جب فقیر نے قَبضہ کر لیا تو اب وہ مالِک ہو چکا، جو چاہے کرے۔ حِیلۂ شَرعی کی بَرَکت سے دینے والے کی زکوٰۃ بھی ادا ہوگئی اور فقیر بھی مسجِد میں دیکر ثواب کا حقدار ہو گیا۔ فقیرِ شَرعی کو حِیلے کا مسئلہ بے شک سمجھا دیا جائے۔

فقیر کی تعریف

فقیر وہ ہے کہ ❁ جس کے پاس کچھ نہ کچھ ہو مگر اتنا نہ ہو کہ نِصاب کو پُہُنچ جائے یا ❁ نِصاب کی قَدَر تو ہو مگر اس کی حاجتِ اَصلِیّہ (یعنی ضَروریاتِ زندگی) میں مُستَغرَق (گِھرا ہوا) ہو۔ مَثَلاً رہنے کا مکان، خانہ داری کا سامان، سُواری کے جانور (یا اسکوٹر یا کار)، کاریگروں کے اَوزار، پہننے کے کپڑے، خِدمت کیلئے لونڈی، غلام، عِلْمی شُغْل رکھنے والے کے لیے اسلامی کتابیں جو اس کی ضَرورت سے زائد نہ ہوں ❁ اِسی طرح اگر مَدیُون (یعنی مقروض) ہے اور دَین (یعنی قرضہ) نکالنے کے بعد نِصاب باقی نہ رہے تو **فقیر** ہے اگرچہ اس کے پاس ایک تو کیا کئی نِصابیں ہوں۔ (بہارِ شریعت ج۱ص۹۲۴، رَدُّالمُحتار ج۳ص۳۳۳ وغیرہ)

مِسکین کی تعریف

مِسکین وہ ہے جس کے پاس کچھ نہ ہو یہاں تک کہ کھانے اور بدن چُھپانے کیلئے اس

کامُحتاج ہے کہ لوگوں سے سُوال کرے اور اسے سُوال حلال ہے۔ **فقیر** (یعنی جس کے پاس کم از کم ایک دن کا کھانے کیلئے اور پہننے کیلئے موجود ہے اُس) **کو بغیر ضرورت و مجبوری سُوال حرام ہے۔**

(عالمگیری ج ١ ص ١٨٧۔١٨٨، بہارِ شریعت ج ۱ ص ٩٢٤)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا جو بِھکاری کمانے پر قادِر ہونے کے باوُجُود بِلاضَرورت و مجبوری بطورِ پیشہ بھیک مانگتے ہیں گناہ گار و عذابِ نار کے حقدار ہیں اور جو ایسوں کے حال سے باخبر ہو اُسے ان کو دینا جائز نہیں۔

یہ رِسالہ پڑھ کر دوسرے کو دے دیجئے

شادی غمی کی تقریبات، اجتماعات، اَعراس اور جلوسِ میلاد وغیرہ میں مکتبۃُ المدینہ کے شائع کردہ رسائل اور مَدَنی پھولوں پر مشتمل پمفلٹ تقسیم کر کے ثواب کمایئے، گاہکوں کو بہ نیّتِ ثواب تحفے میں دینے کیلئے اپنی دُکانوں پر بھی رسائل رکھنے کا معمول بنایئے، اخبار فروشوں یا بچّوں کے ذریعے اپنے مَحلّے کے گھر گھر میں ماہانہ کم از کم ایک عدد سنّتوں بھرا رسالہ یا مَدَنی پھولوں کا پمفلٹ پہنچا کر نیکی کی دعوت کی دھومیں مچایئے اور خوب ثواب کمایئے۔



طالبِ غمِ مدینہ
و بقیع و مغفرت و
بے حساب جنّت
الفردوس میں آقا
کا پڑوس

یکم محرم الحرام ١٤٣٥ھ
06-11-2013

مآخذ و مراجع

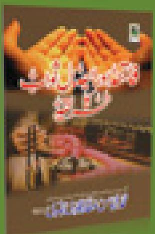
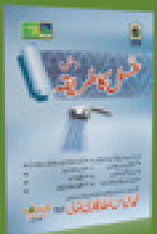
کتاب	مطبوعہ	کتاب	مطبوعہ
قراٰنِ مجید	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی	کتاب الکبائر	پشاور
خزائن العرفان	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی	تنویر الابصار	دار المعرفۃ بیروت
نور العرفان	پیر بھائی کمپنی مرکز الاولیاء لاہور	درمختار و ردالمحتار	دار المعرفۃ بیروت
بخاری	دار الکتب العلمیۃ بیروت	منحۃ الخالق علی البحر الرائق	کوئٹہ
مسلم	دار ابن حزم بیروت	عالمگیری	دار الفکر بیروت
شعب الایمان	دار الکتب العلمیۃ بیروت	غمز عیون البصائر	باب المدینہ کراچی
الجامع الصغیر	دار الکتب العلمیۃ بیروت	فتاوٰی رضویہ	رضا فاؤنڈیشن مرکز الاولیاء لاہور
احیاء العلوم	دار صادر بیروت	بہارِ شریعت	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: شب جمعہ اور روزِ جمعہ مجھ پر کثرت سے درود پڑھو کیونکہ تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔ (طبرانی)

فہرس

موٹے موٹے سانپ

روایت میں ہے: قیامت کے دن سب سے پہلے نماز چھوڑنے والوں کے چہرے سیاہ ہوں گے اور جہنّم میں ایک وادی ہے جسے لَمْلَمْ کہا جاتا ہے، اس میں اونٹ کی گردن کی طرح موٹے موٹے سانپ ہیں، ہر سانپ کی لمبائی ایک ماہ کی مسافت کے برابر ہے۔ جب یہ سانپ نماز نہ پڑھنے والے کو ڈسے گا تو اُس کا زہر اس کے جسم میں 70 سال تک جوش مارتا رہے گا۔ (اَلزّواجر ج۱ص۲۹۶)



ISBN 978-969-631-117-1
0109741
MC 1288

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
UAN: +923 111 25 26 92 Ext: 1284
Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net